تلوک چند محروم ____ ایک تعارف

ڈاکٹر محمد آصف اعوان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، چیئرمین شعبۂ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

Talook Chund Mahroom is a big name in the history of Urdu literature. He belonged to a remote and small city of Mianwali. This article "Talook Chund Mahroom______Aik Mutata" not only introduces mahroom as a Person but also unfolds different aspects of his poetry.

گوپی چند نارنگ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ''تلوک چند محروم کا نام زبان پر آتے ہی خیال اُردو کے ان بزرگ شاعروں کی طرف جاتا ہے جنھوں نے حالی اور آزاد سے نظم کی شمع ہاتھوں ہاتھ لے کر اُردو کے ایوانِ شاعری کو اس کی روشنی سے جگمگا دیا تھا۔'' (۱) تلوک چند محروم اُردو کے ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ وہ ضلع میانوالی کے ایک گاؤں گاجراں والا میں یکم جولائی ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے۔تلوک چند محروم کے فرزند جگن ناتھ آزاد اپنے ایک مضمون ''محروم۔میرے والد'' میں رقم طراز ہیں:

> ''یکم جولائی ۱۸۸۷ء والد مرحوم کی تاریخ پیدائش ہے۔ دریائے سندھ کے کنارے میانوالی کے ضلع میں گاجراں والا نام کا ایک گاؤں ان کی جنم بھوم ہے۔ یہ گاؤں اسی زمانے میں دریا برد ہو گیا تھا۔ ہمارا خاندان تھوڑی بہت کاشتکاری اور معمولی دوکان داری کو چھوڑ کر عیسیٰ خیل آ گیا اور وہیں آباد ہو گیا۔''(۲)

محروم ابتدا ہی سے تعلیم میں بہت اچھے تھے۔ چھ یا سات برس کی عمر میں ورنیکلر فائنل مڈل اسکول عیسیٰ خیل میں داخلہ لیا۔ مڈل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور سرکاری وظیفہ حاصل کیا۔ مڈل کرنے کے بعد وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول کیا اور سرکاری وظیفہ حاصل کیا۔ مڈل کرنے کے بعد وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول بنوں میں داخل ہوئے جہاں سے انہوں نے میٹرک کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا۔ میٹرک کرنے کے بعد اسکول ماسٹر کے طور پر عملی زندگی کا آغاز کیا۔ بعدازاں نجی حیثیت سے ایف اے اور بی اے کی سندات حاصل کیں۔ (۳) تدریسی تعلیم حاصل کرنے کے لیے سنٹرل ٹریننگ

کالج لاہور آئے۔ ٹریننگ سے فارغ ہوتے ہی انہیں مشن ہائی اسکول ڈیرہ اسماعیل خاں میں ملازمت مل گئی۔ ۱۹۱۰ء میں تلوک چند محروم کی پہلی شادی ہوئی۔ پانچ سال بعد بیوی کا انتقال ہوگیا تو اس سے ایک سال بعد دوسری شادی کر لی۔ اُردو کے ممتاز ادیب، جگن ناتھ آزاد دوسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ تلوک چند محروم نے کئی سال ہیڈ ماسٹری کی۔ سب سے پہلے انہیں کلور کوٹ کے ایک مڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر تعینات کیا گیا۔ یہ تجربہ ان کے لیے اتنا خوشگوار نہ تھا، ایک تو اسکول کے مدرسین کی طرف سے پریشانی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس زمانے میں وہ حکومت کے خلاف بغاوت کے جرم میں ایک مقدمے کی زد میں آ گئے۔ اس مقدمے کا باعث محروم کی وہ قومی اور ملکی موضوعات پر مبنی نظمیں تھیں جو وہ خطوط کے ذریعے مختلف اخبارات اور رسائل کو بغیر نام کے یا کسی فرضی نام سے چھپنے کے لیے بھیجتے تھے مگر انہیں کیا معلوم تھا کہ خطوں کی نقلیں باقاعدہ میانوالی کی خفیہ پولیس کو پہنچ رہی تھیں اور وہاں ان کے بارے میں فائل تیار ہو رہی تھی۔ (۴) چنانچہ ۱۹۳۰ء میں وہ براہِ راست ایک مواخذے کی زد میں آ گئے۔ (۵) آخر کلور کوٹ سے جان چھوٹی اور تلوک چند محروم کا تبادلہ چھاؤنی بورڈ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے راولپنڈی میں ہوگیا۔ اگر چہ راولپنڈی کے ادبی حلقہ کی طرف سے محروم کو بہت پذیرائی ملی مگر محکمانہ پریشانیوں میں یہاں بھی کمی نہ ہوئی۔ آخر راولپنڈی ہی سے ۱۹۴۳ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اسکول کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے فوراً بعد راولپنڈی گارڈن کالج میں اُردو اور فارسی کے لیکچرار مقرر ہو گئے، تین سال کالج میں ملازمت کی۔

۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہوگیا تو راولپنڈی چھوڑ کر دہلی چلے گئے۔ کچھ عرصہ اخبار ''تیج'' میں ملازمت کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی کیمپ کالج نئی دہلی میں لیکچرار ہو گئے۔ اس کالج میں ۱۹۵۸ء تک کام کرتے رہے۔ کالج سے سبکدوش ہونے کے بعد حکومت ہند نے محروم کی ادبی اور تعلیمی خدمات کے صلے میں تادمِ زیست پنشن مقرر کر دی۔ ۱۹۶۵ء کے آخر میں وہ شدید بیمار ہو گئے اور کچھ عرصہ علالت کے بعد ۶ جنوری ۱۹۶۶ء کو انتقال کر گئے۔ محروم نے بچپن ہی سے مشقِ سخن کا آغاز کر دیا تھا۔ وہ اکثر قلم برداشتہ لکھتے تھے۔ ایک بار جو لکھ لیتے وہی حرفِ آخر آ ٹھہرتا۔ کلام پر نظرِ ثانی کی ضرورت بہت کم پیش آتی۔ انہوں نے قطعات، رباعیات، نظمیں اور غزلیں سب کچھ لکھا مگر ان کی قومی اور بچوں پر لکھی گئی نظمیں خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔ محروم نے جہاں اُردو نظم اور غزل میں بیش بہا کارنامے انجام دیئے ہیں وہیں شعوری طور پر ایسا ادب بھی پیدا کیا جسے بچوں کے ادب کی کوئی تاریخ نظر انداز نہیں کر سکتی۔''(۶)

محروم کا پہلا شعری مجموعہ ''کلام محروم'' ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا۔ اسی کا دوسرا حصہ ۱۹۲۰ء اور تیسرا حصہ ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا۔ ''کلام محروم'' کے پہلے حصے میں مناظرِ فطرت سے متعلق نظمیں ہیں۔ دوسرے حصے میں قومی نظمیں اور تیسرے حصے میں عاشقانہ کلام ہے۔ دوسرا شعری مجموعہ ''گنج معانی''

ہے جو ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ اس مجموعے میں اُردو اور فارسی نظمیں نیز قطعات اور غزلیات شامل ہیں۔ شیخ سعدی اور ولیم شیکسپیئر کے تراجم بھی کیے گئے ہیں۔ اِس کتاب کا دیباچہ سر عبدالقادر کا تحریر کردہ ہے۔ تیسرا مجموعہ کلام ''مہرشی درشن'' کے نام سے ہے۔ یہ کتاب ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی۔ محرومؔ ہندو تھے۔ اِس مجموعہ کلام میں اُنھوں نے مہرشی سوامی دیانند سرسوتی سے متعلق نظمیں شامل کی ہیں اور اپنے دھرم سے وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ چوتھا شعری مجموعہ ''رباعیاتِ محروم'' کے نام سے تھا۔ اِس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۴۷ء میں لاہور سے شائع ہوا جب کہ دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں دہلی سے طبع ہوا۔ ''کاروان وطن'' محرومؔ کا پانچواں شعری مجموعہ ہے جو ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔ اِس شعری مجموعہ میں وطن کی محبت پر مبنی نظمیں ہیں جن سے اُن کے حب الوطنی کے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔ محرومؔ کا شعری مجموعہ ''بہارِ طفلی'' ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔ یہ شعری مجموعہ بچوں پر لکھی گئی نظموں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں طبع زاد نظمیں ہیں جب کہ دوسرے حصے میں انگریزی نظموں کے تراجم ہیں۔ ساتواں شعری مجموعہ ''نیرنگِ معانی'' کے نام سے ہے۔ یہ ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔ نظموں پر مبنی اِس شعری مجموعے کا دیباچہ پروفیسر عبدالقادر سہروردی نے تحریر کیا۔ غزلیات پر مشتمل شعری مجموعہ ''شعلہ نوا'' ۱۹۶۰ء میں طبع ہوا۔ ۱۹۶۳ء میں انجمن ترقی اُردو دہلی نے ''انتخابِ کلامِ محروم'' کے نام سے ایک مختصر سی کتاب شائع کی۔ ۱۹۶۴ء میں ''بچوں کی دنیا'' کے عنوان سے ایک اور شعری مجموعہ منظرِ عام پر آیا۔ اِس شعری مجموعہ کا دیباچہ ڈاکٹر سلامت اللہ نے تحریر کیا۔

محرومؔ کے شعری مجموعوں سے اِس اَمر کا اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ انھوں نے شاعری کی تقریباً سبھی اصناف مثلاً مرثیہ، رباعی، قطعہ، غزل اور نظم میں طبع آزمائی کی اور خوب کی۔ اُن کے کلام میں موضوعاتی تنوع بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اُن کے ہاں بچوں کی نظمیں، سیاسی موضوعات پر لکھی جانے والی نظمیں، اخلاقی موضوعات، رومانی پہلو، مذہبی رنگ، مناظر فطرت کی عکاسی، حب الوطنی کا جذبہ اور آزادی کی اُمنگ سبھی کچھ ہے۔ وہ حیات کے تمام پہلوؤں پر گہری نظر رکھتے تھے۔ خاص طور پر اُن کی حب الوطنی کے جذبات پر مبنی منظومات اُن کے کلام کا ایک نمایاں حصہ ہیں۔ ڈاکٹر درخشاں تاجور کے خیال میں محرومؔ ایک وطن دوست انسان تھے۔ انھیں ہندوستانیوں کی غلامی اور انگریزوں کے ہاتھوں اُن کی ذلت وخواری پر دلی رنج اور دُکھ تھا چنانچہ محروم'' نے ہندوستانیوں کے سیاسی شعور کو بیدار کرنے کے لیے اپنی شاعری سے کام لیا۔ اُنھیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگایا اور اُن میں شوقِ آزادی کی لہر پیدا کر دی۔ اُن کی شاعری میں وہ تاثر ہے کہ وہ سیدھے دل پر اثر کرتی ہے۔ اُن کی سیاسی نظموں کا تاثر آج بھی وہی ہے جو اُس دور میں تھا جب ملک کی آزادی کی تحریک جاری وساری تھی۔''(۷)

محروم کو اُردو کے علاوہ فارسی، سنسکرت اور انگریزی زبانوں پر مکمل دسترس حاصل تھی جس کا اندازہ

اُن کے فارسی کلام نیز انگریزی، فارسی اور سنسکرت نظموں کے منظور تراجم سے بخوبی ہوتا ہے۔ پروفیسر جگن ناتھ آزاد نے اپنے والد تلوک چند محرومؔ کی نثری تحریروں پر مشتمل ایک کتاب ''مقالاتِ نثر'' کے نام سے مرتب کی ہے۔ اِس کتاب کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ محرومؔ شعر ہی نہیں بلکہ نثر بھی شان دار لکھتے تھے۔ اُنھیں زبان پر مکمل قدرت حاصل تھی۔ بیان کی صفائی اور شائستگی میں اُنھیں کمال حاصل تھا۔ تلوک چند محروم اقبال سے بہت محبت رکھتے تھے۔ جب اقبال یورپ سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد وطن واپس آئے تو محروم نے نظم لکھی جس کے دو اشعار درج ذیل ہیں:

آنا تیرا مبارک یورپ سے آنے والے
احبابِ منتظر کو صورت دکھانے والے
محفل میں رنگ الفت اے شیخ پھر جما دے
لایا فرنگ سے ہے جو مے وہی پلا دے (۸)

۱۹۱۳ء میں انہیں اقبال سے ملنے کا موقع بھی ملا تو اپنے جذبات کا اظہار اِن الفاظ میں کیا:

خوش ہوئے لاہور میں محروم ہم
حضرتِ اقبال کے دیدار سے (۹)

۱۹۳۸ء میں جب اقبال کا انتقال ہوا تو محروم اس وقت اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ جگن ناتھ آزاد لکھتے ہیں:

''علامہ کے انتقال کی خبر ریڈیو پر سنی تو انہوں نے اسی وقت ماتم میں اسکول بند کر دیا اور سیدھے گھر آئے۔ مجھے بتایا کہ اب اقبال اس دنیا میں نہیں رہے۔ پھر فرمایا دو ایک شعر لکھواتا ہوں، تم انہیں لکھ لو۔ میں نے کاغذ پنسل ہاتھ میں لی، آپ حقے کے ہر کش پر ایک شعر لکھوا دیتے تھے:

ظاہر کی آنکھ سے نہاں ہو گیا تو کیا
احساس میں سما گیا، دِل میں اُتر گیا
محروم! کیوں ترے دِل حرماں نصیب کو
یہ وہم ہو گیا ہے کہ اقبال مر گیا ''(۱۰)

علامہ اقبال کا محروم کے نام صرف ایک مکتوب ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں کہ ''اقبال ڈاکٹریٹ اور بیرسٹری کی تکمیل کے بعد جولائی ۱۹۰۸ء میں یورپ سے لوٹے تو ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے محروم نے ''سلام و پیام'' کے عنوان سے ایک نظم لکھی جو رسالہ ''مخزن'' نومبر ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ اس پر اقبال نے انہیں یہ خط لکھا'' (۱۱) اقبال محروم کے نام خط میں لکھتے ہیں:

''آپ کا ''سلام و پیام'' رسالہ مخزن میں میری نظر سے گزرا۔ جس حُسن ظن کا اظہار آپ نے ان اشعار میں کیا ہے اس کے لیے میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ میں آپ کی نظمیں مخزن میں پڑھتا رہتا ہوں۔ ماشاءاللہ خوب طبیعت پائی ہے۔''(۱۲)

تلوک چند اگر چہ ہندو تھے مگر مذہبی تعصب اور تنگ نظری سے کوسوں دور۔ اُن کے کلام میں سوامی دیا نند سرسوتی پر لکھی جانے والی نظمیں بھی ہیں اور قرآنی آیات سے حوالے اور اشارات بھی موجود ہیں۔ تلوک محروم کا شمار بلا شبہ اُن شعراء کی صف میں کیا جا سکتا ہے جو اُردو زبان و ادب کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ اُن کا نام تاریخِ اَدبِ اُردو میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

حوالہ جات:

۱۔ گوپی چند نارنگ، مضمون: ''محروم کی قومی شاعری''، مشمولہ: افکارِ محروم، (مرتبہ، مالک رام)، (محروم میموریل کمیٹی، نئی دہلی، سن ندارد)، ص: ۸۹

۲۔ جگن ناتھ آزاد، مضمون ''محروم ــــ میرے والد''، مشمولہ: افکارِ محروم، مرتبہ، مالک رام، ص: ۱۲۳

۳۔ محمد زکریا، ڈاکٹر، خواجہ ''انتخابِ زریں اور نظم''، (سنگِ میل پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۷ء)، ص: ۱۱۷

۴۔ جگن ناتھ آزاد، مضمون ''محروم ــــ میرے والد''، مشمولہ: افکارِ محروم، مرتبہ، مالک رام، ص: ۱۲۸

۵۔ محروم، تلوک چند، ''نیرنگِ معانی''، مشمولہ: تمہید، از جگن ناتھ آزاد، (مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۶۴ء)، ص: ۱۵

۶۔ خلیق انجم، مضمون ''محروم بچوں کے شاعری''، مشمولہ: افکارِ محروم، مرتبہ، مالک رام، ص: ۱۱۱

۷۔ درخشاں تاجور، ڈاکٹر، تلوک چند محروم کی شاعر اور جدو جہد آزادی ہند''، (محروم میموریل لٹریری سوسائٹی، نئی دہلی، ۱۹۹۸ء)، ص: ۱۲

۸۔ رسالہ مخزن، لاہور، دسمبر ۱۹۰۸ء

۹۔ محروم، تلوک چند، شعلہ نوا، مکتبہ جامعہ، (نئی دہلی، ۱۹۶۵ء)، ص ۲۱۵

۱۰۔ جگن ناتھ آزاد، مضمون ''محروم ــــ میرے والد''، مشمولہ: افکارِ محروم، مرتبہ، مالک رام، ص: ۱۴۰

۱۱۔ اقبال، علامہ، خطوط اقبال، (مرتبہ: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)، ص:

۱۲۔ اقبال، علامہ، ''کلیات مکاتیب اقبال (جلد اوّل)''، (اُردو اکادمی۔ دہلی، ۱۹۹۲ء)، ص: ۱۶۱

ماخذ:

۱۔ اقبال،علامہ، خطوطِ اقبال،مرتبہ: رفیع الدین ہاشمی۔

۲۔ اقبال،علامہ، کلیات مکاتیبِ اقبال (جلداوّل)، دہلی: اُردو اکادمی،۱۹۹۲ء۔

۳۔ جگن ناتھ،آزاد،مضمون محروم میرے والد ،مشمولہ: افکارِمحروم،مرتبہ: مالک رام،نئی دہلی: محروم میموریل سوسائٹی،سن ندارد۔

۴۔ گوپی چند نارنگ، محروم کی قومی شاعری ،مشمولہ: افکارِمحروم،مرتبہ: مالک رام،نئی دہلی: محروم میموریل کمیٹی،سن ندارد۔

۵۔ محروم، تلوک چند،شُعلہ نوا،نئی دہلی: مکتبہ جامعہ،۱۹۶۵ء۔

۶۔ محمد زکریا، ڈاکٹر خواجہ،انتخابِ زریں اور نظم، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء۔

☆☆☆